

اُس بزم پُر فروغ میں اس تیرہ بخت کو

لمبر ملا نشیب میں از روئے اہتمام

سمجھا اسے گریب، ہوا پاش پاش دل

دربار میں جو مجھ پہ چلی چشمک عوام

عزت پہ اہل نام کی ہستی کی ہے بناء

عزت جہاں گئی تو نہ ہستی رہی، نہ نام

تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر

اس ناز کا فلک نے لیا مجھ سے انتقام

آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب

تھا بارگاہِ خاص میں خلقت کا ازدحام

اس کشمکش میں آپ کا مداح درد مند

آقائے نامور سے نہ کچھ کر سکا کلام

جو وال نہ کہ سکا تھا وہ لکھا حضور کو

دیں آپ میری داد کہ ہوں فائز المرام

ملک و سپہ نہ ہو تو نہ ہو، کچھ ضرر نہیں

سلطانِ بر و بحر کے در کا ہوں میں غلام

اغلب ہے، غالب

نے یہی لکھا ہو۔ نقل میں
غلطی ہو گئی۔

۱۔ شرح :

ولایت پنجاب کے حکمران

کو آسمان ہر روز احترام

کے سیکڑوں طریقوں

سے سلام کرتا ہے۔

۲۔ لغات :

مستطاب :

خوش، نیک، بزرگ۔

شرح : وہ

حکمران، جو سچ کہتا ہے،

سچ کا پابند ہے، سچ

سوچتا، سچ پہچانتا ہے۔

وہ بزرگ نواب ہے

اور اگر چہ امیر ہے، لیکن

اسے بادشاہ جیسی

شان و شوکت حاصل

ہے۔

۳۔ لغات :

تزکِ فلک :

مزیح۔